دینیات کورس

ارکان اسلام

از: مرزا احمد وسیم بیگ سنابلی مدنی

بی اے (شریعت) جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ

اسلام کا معنی

فرماں بر داری (Obedience)، خود سپر دگی (Surrender)

اسلام کا معنی

فرماں برداری

اِذْ	قَالَ	لَهٗ	رَبُّهٗٓ	اَسْلِمْ	قَالَ	اَسْلَمْتُ	لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
جب	کہا	اس کو	اس کے رب نے	تابع دار ہو جا	اس نے کہا	میں تابع دار ہو گیا	رب العالمین کے لئے
جب ابراہیم کے پروردگار نے ان سے کہا کہ: سر تسلیم خم کر دو! تو وہ (فورا) بولے: میں نے رب العالمین کے (ہر حکم کے) آگے سر جھکا دیا۔ [البقرة: 131]							

خود سپردگی

فَلَمَّآ	اَسْلَمَا	وَ	تَلَّهٗ	لِلْجَبِيْنِ
پھر جب	ان دونوں نے خود سپردگی کر دی	اور	اور گرا دیا اس کو	پیشانی کے بل
آخر کو جب ان دونوں نے سر تسلیم خم کر دیا اور ابراہیم نے بیٹے کو ماتھے کے بل گرا دیا (الصافات)				

اسلام کا معنی

کیا اسلام کا معنی امن ہے؟

کَآفَّةً	فِی السِّلْمِ	اُدْخُلُوْا	اٰمَنُوا	الَّذِیْنَ	یٰاَیُّهَا
پورے کے پورے	اسلام میں	تم داخل ہو جاؤ	ایمان لائے ہو!	وہ لوگو جو	اے

اسلام کا معنی (بطور اصطلاح)

- عام معنی:

(ا) اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دینا (اس کی وحدانیت کو مان کر) اور اس کا تابع دار ہو جانا (اس کے احکامات کی پابندی کرتے ہوئے)۔ نیز شرک و کفر اور مشرکین و کفار سے (یعنی ان کی ملت) الگ تھلگ ہو جانا۔

(۲) اللہ تعالی کی طرف سے محمد (ص) کی طرف نازل کردہ دین (کا نام)

- خاص معنی:

دین کے ظاہری احکام =(شریعت کی پابندی کو عملا قبول کرنا)

اسلام کیا ہے؟

- اسلام اللہ کا نازل کردہ دین ہے۔
- یہ اللہ کی طرف سے نازل کیا جانے والا فائنل اور آخری دین ہے۔
- اس دین کے آنے کے بعد تمام ادیان منسوخ ہو گئے، اور اب قیامت تک اسلام کے سوا کوئی دین اللہ کے دربار میں مقبول نہیں ہو گا۔

إِنَّ	الدِّيْنَ	عِنْدَ اللّٰهِ	الْإِسْلَامُ
بے شک	دین	اللہ کے نزدیک	اسلام ہی ہے

وَ	مَنْ	يَّبْتَغِ	غَيْرَ الْإِسْلَامِ	دِيْنًا	فَلَنْ	يُّقْبَلَ	مِنْهُ
اور	جو کوئی	تلاش کرے گا	سوائے اسلام کے	کوئی اور دین	تو ہرگز نہیں	قبول کیا جائے گا	اس سے

ارکان اسلام

ارکان اسلام

- شہادتین
- صلاۃ
- زکوٰۃ
- حج
- صوم

عن ابن عمر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم «بني الإسلام على خمس: شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله، وإقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، والحج، وصوم رمضان» متفق عليه

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا، (۳) زکوٰۃ دینا، (۴) (بیت اللہ کا) حج کرنا، (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔ اس حدیث کی روایت کرنے میں بخاری اور مسلم متفق ہیں۔

ارکان اسلام کی اہمیت

- اسلام کے پانچ ارکان ہیں، یعنی ان میں سے کسی ایک کے بغیر بھی اسلام مکمل نہیں ہوتا، تمام علماء کا اتفاق ہے کہ ایسا شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جو ان میں سے کسی ایک چیز کو بھی ضروری (فرض) نہ جانے۔ اور اگر (کوئی اسے فرض تو مانتا ہے، لیکن) بلا عذر اور استطاعت کے باوجود انہیں انجام نہیں دیتا، تو (ایسا شخص کافر تو نہیں ہے، لیکن) اس نے گناہ کبیرہ (بڑے سنگین گناہ) کا ارتکاب کیا۔
- (اور بھلا بتائیے وہ کیسا غلام ہو گا جو اپنے مالک کی طرف سے مقرر کردہ فرض (ڈیوٹی) کو ہی نہ مانے؟ کیا مالک اسے اپنی غلامی میں رکھنا پسند کرے گا؟ یا ڈیوٹی کو قبول تو کر لے، مگر انجام نہ دے؟ انجام دینے میں کوتاہی کرے؟
  - تو یہ جو پانچ وقت کی نمازیں، رمضان کے روزے، صاحب نصاب پر زکاۃ، صاحب استطاعت پر حج وغیرہ ہیں، یہ سب سے بڑے بادشاہ اور سب سے بڑے آقا و مالک وحاکم کی طرف سے ہم بندوں پر عائد کی گئی ڈیوٹیاں ہیں، اگر اس کی خصوصی بندگی "اسلام" کے دائرے میں رہنا ہے تو ان ڈیوٹیوں پر سر تسلیم خم کرنا ہو گا، اور انہیں بجا لانا ہو گا۔)

شهادتین

شہادتین

- اس سے پہلے ہم شہادتین، یعنی کلمے کے دونوں حصوں کا معنی، شروط اور تقاضے پڑھ چکے ہیں۔
  - احادیث میں کلمے کی بے پناہ فضیلت آئی ہے۔
    - حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو تمام مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا، اور ننانوے رجسٹر (اس کے گناہوں کے) کھولے جائیں گے، ہر رجسٹر تا حد نگاہ ہو گا، پھر پوچھا جائے گا کہ اس میں سے کسی چیز کا تم انکار کرتے ہو؟ تو کہے گا کہ نہیں اے رب!، پھر کہا جائے گا کہ تمہارے پاس کوئی عذر یا کوئی نیکی ہے؟ کہے گا: نہیں! کہا جائے گا: کیوں نہیں، ہے تمہاری ایک نیکی ہمارے پاس! اور تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ تو ایک کارڈ نکالا جائے جس میں اشہد ان الا الہ الا اللہ واشہد ان محمد اعبدہ ورسولہ ہو گا۔ تو بندہ کہے گا: اے پروردگار بھلا اس کارڈ کی ان رجسٹروں کے مقابلے میں کیا حیثیت ہے؟۔۔۔ کہا جائے گا: تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر ان رجسٹروں کو (میزان کے) ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا، اور اس کارڈ کو دوسرے پلڑے میں! رجسٹر اٹھ جائیں گے، اور وہ کارڈ ان پر بھاری پڑ جائے گا۔

صلاة = نماز

صلاة= نماز (معنی اور فرضیت)

- صلاۃ کے لغوی معنی دعا کے ہیں۔
- شریعت میں یہ خاص عبادت کا نام ہے جسے اردو میں نماز کہتے ہیں۔
- **نماز کی فرضیت:** قرآن میں اللہ فرماتا ہے: وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ "نماز قائم کرو اور زکات ادا کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو" { إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا } [النساء: 103] بے شک نماز مومنوں پر ان کے مقررہ اوقات میں فرض ہے۔
- حدیث: ((الصلاۃ عمود الدین))، (نماز دین کا ستون ہے۔) حدیث معاذ میں شہادتین کے ذکر کے بعد فرمایا: ((فإن هم أطاعوك بذلك، فأعْلِمْهم أن الله فرَض عليهم خمس صلوات في اليوم والليلة)) "اگر وہ اس سلسلے میں تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے دن اور رات میں ان کے اوپر پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔
- قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال ہو گا۔

صلاۃ کی فضیلت

- اللہ فرماتا ہے: اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ (العنکبوت: 45)
- ترجمہ: یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے
- قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا (متفق علیه)
  - ترجمہ: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر کوئی نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں سے پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو، کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ (رضوان اللہ علیہم) نے عرض کیا کہ اس پر سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے ذریعہ سے اس کے گناہوں کو مٹادیتا ہے۔

تارک صلاۃ کا حکم اور انجام

- علماء اسلام میں سے کوئی بھی تارک صلاۃ کو اسلامی معاشرے میں آزادانہ گھومنے کی اجازت نہیں دیتا۔ بعض اسے قید کرنے کے قائل ہیں، بعض اس کی سزا قتل بتاتے ہیں، اور بعض تو اسے دائرۂ اسلام ہی سے خارج مانتے ہیں۔ نبی ص کے زمانے میں منافقین بھی نماز پڑھنے آتے تھے، اور صحابہ نماز چھوڑنے کو کفر سمجھتے تھے۔
  - حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة، فمَن تركها فقد كفَر))، ہمارے اور ان کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے، جس نے نماز کو چھوڑا اس نے کفر کیا۔
    - جنتی لوگ جب جہنمیوں سے پوچھیں گے کہ تم جہنم میں کیسے پہنچ گئے تو وہ سب سے پہلے یہی کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ

نماز کے بعض احکام

جماعت کی پابندی

- أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ (رواه مسلم)

- ترجمہ: نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں ایک نابینا آدمی آیا، اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا کوئی ایسا رہبر نہیں ہے جو مجھے مسجد کی طرف لے کر آئے، اس نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے یہ اس لئے پوچھا تاکہ اسے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مل جائے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے اجازت دے دی۔

- جب وہ پشت پھیر کر جانے لگا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے بلایا اور فرمایا: کیا تو نماز کے لئے اذان کی آواز سنتا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ پھر تیرے لئے ضروری ہے کہ مسجد میں آکر نماز پڑھ۔

نماز کی روح = خشوع وخضوع

- نماز میں ہم اپنے رب کے سامنے مکمل خود سپردگی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہاتھ باندھ کر اور سر جھکا کر احترام کے ساتھ اس کے حضور کھڑے ہوتے ہیں، اس سے گفتگو اور سرگوشیاں کرتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں ،اس کی بڑائی، پاکی اور تعریف بیان کرتے ہیں، اس کا کلام پڑھتے ہیں، اس کے آگے جھکتے ہیں، سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ غرض خود کو اس کے سامنے مکمل طور پر جھکا دیتے ہیں، اس کے آگے صرف محاورتاً نہیں حقیقتاً بچھ جاتے ہیں۔

- اس کے آگے جھک جانے کا یہ جذبہ ہی دراصل نماز کی روح ہے، اسی کو خشوع و خضوع کہتے ہیں۔ لیکن یہ صرف اعضاء تک ہی محدود نہیں رہنا چاہئے۔ بلکہ اس کا اصل مقام اور محل دل ہے۔

نماز کی حکمتیں اور فائدے

- نماز ہم کو بار بار یہ یاد دلاتی ہے کہ ہم اللہ کے بندے ہیں، ہمیں اپنی پوری زندگی میں اسی کی مرضی کے مطابق چلنا ہے۔ وہی سب سے بڑا ہے، لہذا اس کا ڈر پوری زندگی پر غالب ہونا چاہئے، اور اس کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہونا چاہئے۔ اسی کے ساتھ امیدیں بھی وابستہ ہونی چاہئیں۔
- نماز سے ہمیں بہت سی چیزوں کی تعلیم ملتی ہے: (۱) پاکی اور صفائی (۲) وقت کی پابندی (۳) ڈسپلن (۴) اجتماعیت (۵) اسلامی اخوت (۶) مساوات
  - نماز کے اخروی فائدے: (۱) گناہوں کی معافی (۲) نور (۳) برہان (۴) نجات
- جماعت اور مسجد کے فائدے: (۱) ایک دوسرے کے حالات سے باخبر ہونا (۲) یک جٹ ہوکر رہنا، مل جل کر اپنے مسائل حل کرنا (۳) مسجد مسلمانوں کا مقامی مرکز ہے، جس سے ہر طرح کی اور زندگی کے ہر میدان میں رہنمائی ملنی چاہئے، (تربیت وتزکیہ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر) نیز مسلمانوں کے مقامی مسائل کا حل ہونا چاہئے، زکات کا اجتماعی نظم اور کفالت عامہ کا نظام بھی مسجد ہی سے چلنا چاہئے۔

زکات

اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے اس کے حکم کے مطابق خرچ کرنا

زکات (معنی اور فرضیت)

- زکات کا لفظ لغت میں دو معنی میں آتا ہے: ایک پاکیزگی، دوسرے بڑھوتری
  - شریعت میں زکات مال (روپے پیسے، غلہ یا جانور) میں سے اللہ کے حکم کے مطابق ایک متعین حصہ طے شدہ مدات میں خرچ کرنے کو کہتے ہیں۔
- زکات کی فرضیت: قرآن میں بیشتر جگہ اقامت صلاۃ کے ساتھ ایتاء زکات کا ذکر آیا ہے۔ "وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ" "نماز قائم کرو اور زکات ادا کرو۔"
- حدیث معاذ میں نماز کے ذکر کے بعد ہے: "فإن هم أطاعوا لذلك فأعلمهم أن اللهَ افترض عليهم صدقةً تُؤخَذُ من أغنيائِهم فترُدُّ على فقرائِهم" اگر وہ (نماز کے سلسلے میں بھی) تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ ان پر زکات بھی فرض کی ہے، جو ان کے امیروں سے لی جائے گی اور فقیروں پر خرچ کر دی جائے گی۔"

زکات کی فضیلت

- اللہ تعالی کا ارشاد ہے: {مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ} [البقرة: 261]
- ترجمہ: جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے جس سے سات بالیاں اگیں اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے اس کا اجر اس سے بھی بڑھا دیتا ہے اور اللہ بڑا فراخی والا اور جاننے والا ہے۔

زکات نہ دینے والوں کا انجام

- {وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ. يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ} [التوبة: 34، 35]
  - ترجمہ: دردناک سزا کی خوشخبری دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔۔ جس دن اس دولت کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور ان کی کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی، (اور کہا جائے گا کہ) یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، اب چکھو اس خزانے کا مزہ جو تم جوڑ جوڑ کر رکھا کرتے تھے۔

زکات کے بعض احکام

- نقد اور مال تجارت پر ڈھائی فیصد زکات ہے، اگر مال نصاب کو پہنچتا ہو اور اس پر سال گزر جائے۔ (نصاب 85 گرام سونا، یا 595 گرام چاندی یا اس کی قیمت ہے)
- غلے پر دس فیصد (اگر از خود سیرابی ہوتی ہو) یا پانچ فیصد (اگر محنت اور خرچسے سیرابی ہوتی ہو) زکات ہے۔
- جانوروں میں: کم از کم پانچ اونٹ پر زکات ہے، بکریوں میں کم از کم چالیس بکریوں پر زکات ہے، گایوں اور بھینسوں میں کم از کم تیس پر زکات ہے۔
- زکات کے مصارف: زکات کہاں خرچ کی جائے گی؟ یہ بھی طے شدہ ہے۔ قرآن میں آٹھ مصارف بیان کئے گئے ہیں: (۱) فقراء (۲) مساکین (۳) حاکم کی جانب سے زکات کی وصولی پر مامور لوگ (یعنی ان کی تنخواہ) (۴) تالیف قلب کے لئے (۵) گردن آزاد کرانے کے لئے (۶) قرض داروں یا جنھوں نے بھاری جرمانے کی ذمے داری اٹھالی ہو (۷) اللہ کی راہ میں (جہاد) (۸) مسافر (ضرورت مند)
- زکات مسلمانوں سے لے کر مسلمانوں ہی میں خرچ جاتی ہے۔ (سوائے تالیف قلب کے)

زکاۃ کی روح، حکمتیں اور فوائد

- زکات کی روح یہ احساس ہے کہ مال اللہ ہی کا ہے، اور وہ جیسے حکم دے ویسے ہی خرچ کرنا ہے، نیز یہ کہ اللہ کے دیے ہوئے اس مال میں غریبوں کا بھی حق ہے۔
- زکات کی حکمتیں: (۱) مال کی محبت کم ہوتی ہے۔ (۲) اگر صحیح ڈھنگ سے نکالی جائے تو سماج میں سب کی ضرورت پوری ہو جائے۔ (کفالت عامہ کا نظام) (۳) معاشرے میں خوش حالی آتی ہے، کیونکہ غریب کی ضرورت پوری ہوتی ہے، اور دوسری طرف مارکیٹ میں بھی تیزی آتی ہے۔ (۴) غریب اور امیر کے فرق میں کمی آتی ہے۔ (۵) غریب اور امیر کے بیچ حسد اور کڑھن کے جذبات ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ (۶) جرائم میں کمی ہوتی ہے۔

- زکات کے فائدے: (۱) دنیا میں برکت (۲) آخرت میں کئی گنا (حتی کہ سات سو گنا تک اور اس سے بھی زیادہ) اجر (۳) مال کی پاکی (۴) دنیا میں دل کا سکون، بلاؤں سے حفاظت (۵) آخرت میں رنج و غم سے نجات

بیت اللہ کا حج

حج کا معنی اور فرضیت

- قصد

- وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
- قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه: " مَنْ أَطَاقَ الْحَجَّ فَلَمْ يَحُجَّ، فَسَوَاءٌ عَلَيْهِ يَهُودِيًّا مَاتَ أَوْ نَصْرَانِيًّا "

حج کی روح

- حج کی روح: حنیفیت، توحید خالص، تسلیم کامل، اطاعت مطلق

حج کے اعمال میں میں یہ ساری چیزیں بہت واضح نظر آتی ہیں:

(1) حج ابراہیم علیہ السلام کی پکار پر لبیک اوران کی اور ان کے گھرانے کی ان ایسی اداؤں کی یادہے، جن میں بے چوں چرا اطاعت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔(جیسے صفاومروہ کی سعی: ہاجراور اسماعیل علیہما السلام کو مکہ جیسی بے آباد اور بنجر جگہ چھوڑنے کے پورے واقعے کی یاد گار، قربانی: ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی قربانی کی یاد گار، کعبے کا طواف توحید کے اولین اور عالمی مرکز کا طواف

(2) حج کے اعمال کے اندر خود بھی یہ جذبہ مطلوب ہے۔ چنانچہ جمرات کو کنکری مارنے کا مطلب سمجھ میں آئے یا نہ آئے، مگر اللہ کا حکم ہے، اس لئے مارنا ہے۔ یہی تسلیم کامل ہے۔

حج کی حکمتیں: حج کی حکمتیں بہت ہیں، مثلا: اہل توحید کا عالمی اجتماع، امت کی وحدت کی نشانی اور اسلام کی آفاقیت کا مظہر وغیرہ

حج کے اعمال

صوم = روزے

صوم کا معنی: روکنا، قابو کرنا۔ شریعت میں صبح صادق سے لے کر غروب شمس تک کھانے پینے اور شہوانی باتوں سے خود کو روکے رکھنے کا نام ہے۔

صوم = روزے کا مقصد

- اللہ تعالی فرماتا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
- اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار (یعنی اللہ سے ڈرنے والے) بنو۔ (سورة البقرة: 183)
  - تقوی کا مطلب: اللہ سے ڈرتے ہوئے زندگی گزارنا۔ (مثال: کسی ایسے راستے سے گزرنا جس کے دونوں طرف کانٹے لگے ہوئے ہیں۔ بچتے بچاتے، احتیاط کے ساتھ زندگی گزارنا کہ کہیں اللہ کے کسی حکم کی مخالفت نہ ہو جائے۔)

صوم = روزے کی فرضیت

- شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

- رمضان کا مہینہ ہے وہ جس میں قرآن نازل (ہونا شروع) ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور جس میں ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور جو (حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے؛ تو تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پالے تو وہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔ (سورۃ البقرۃ: 185)

روزے کی روح، حکمتیں اور فوائد

- روزے کی روح: اللہ کے حکم کے مطابق نفس کو کنٹرول کرنا
- بعض حکمتیں: (۱) بھوک کے درد کو محسوس کرنا اور غریبوں سے ہمدردی (۲) تربیت اور ٹرینگ (۳) قرآن کی ہدایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے درکار قلبی کیفیت کا حصول